

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

<"xml encoding="UTF-8?">



خطبہ فدکیہ حضرت الزہرا (س) فی مسجد النبی (ص)

روى خطبة الزهرا سلام الله عليها في المسجد النبى جمع من اعلام الشيعة والعامّة بطرق متعددة تنتهى بالاسناد عن زيد بن على ، عن ابيه، عن جده عليه السلام- وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه الباقر عليه السلام- وعن جابر الجعفى عن ابي جعفر الباقر عليه السلام- وعن عبد الله بن الحسن، عن ابيه - وعن زيد بن على، عن زينب بنت على عليه السلام- وعن رجال من بنى هاشم، عن زينب بنت على عليه السلام- وعن عروة بن الزبير، قالوا لما بلغ فاطمة عليها السلام اجماع ابي بكر على منعها فدك، وانصرف عاملها منها- لاثت خمارها على راسها واشتملت بجلبابها، واقبلت فى لُمةٍ من حفدتها، ونساء قومها ، تطأُ ذيلها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم-

مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ شیعہ و سنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جس کی سند کا سلسلہ زید بن علی تک پہنچتا ہے ، اس طرح کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار اور جد اعلیٰ سے نقل کیا ہے ، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے، نیز جابر جعفی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا، اسی طرح جناب عبد اللہ بن حسن نے اپنے والد امام حسن علیہ السلام سے ، نیز زید بن علی نے زینب بنت علی علیہ السلام سے ، اسی طرح خاندان بنی ہاشم کے بعض افراد نے زینب بنت علی علیہ السلام سے، نیز عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے ، یہ سب کہتے ہیں :

حتى دخلت على ابي بكر وهو فى حشدٍ من المهاجرين والانصار وغيرهم، فنيطت دونها ملاءة، فجلست ثم اتت ائّه اجبش القوم لها بالبكاء، فارتجّ المجلس، ثم امهلت بنية، حتى اذا سكن نشيج القوم، وهذات فورتهم، افتتحت الكلام بحمدالله فقالت:

" الحمد لله على ما انعم وله الشكر على ما الهم، والثناء بماقدّم من عموم نِعَمٍ ابتدأها، وسبوغ آلاء اُسداها وتمام منن اُولاها، جمّ عن الاحصاء عددها، ونأى عن الجزاء اُمڈها، وتفاوت عن الادراك اُبدها ونديهم لِاستِزادتها بالشكر لا تَصالها واستحمد الى الخلائق باجزالها، وثنى بالندب الى امثالها-

واشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له، كلمة جعل الاخلاص تاء ويلها وضمن القلوب موصولها، وانار فى

جس وقت جناب ابوبکر نے خلافت کی باگ دور سنبھالی اور باغ فدک پر قبضہ کر لیا، جناب فاطمہ (س) کو خبر ملی کہ اس نے سرزمین فدک سے آپ کے نوکروں کو ہٹا کر اپنے کارندے معین کردئیے ہیں تو آپ نے چادر اٹھائی

اور باپردہ ہاشمی خواتین کے جھرمٹ میں مسجد النبی(ص) کی طرف اس طرح چلی کہ نبی(ص) جیسی چال تھی اور چادر زمین پر خط دیتی جارہی تھی۔

جب آپ مسجد میں وارد ہوئیں تو اس وقت جناب ابو بکر، مہاجرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں، دختر رسول کو روتا دیکھ کر تمام لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا، تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیا گیا، اور پھر جناب فاطمہ زہرا (س) نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

” تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنی بے شمار اور بے انتہا نعمتوں سے نوازا، میں شکر بجالاتی ہوں اس کی ان توفیقات پر جو اس نے مجھے عطا کیں، اور خدا کی حمد و ثناء کرتی ہوں ان بے شمار نعمتوں پر جن کی کوئی انتہا نہیں، اور نہ ہی ان کا کوئی بدلا ہو سکتا ہے، ایسی نعمتیں جن کا تصور کرنا امکان سے باہر ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اسکی نعمتوں کی قدر کریں تاکہ وہ ہم پر اپنی نعمتوں کا اضافہ فرمائے، ہمیں شکر کی دعوت دی ہے تاکہ آخرت میں بھی وہ ایسے ہی اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے ۔

میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں، وہ وحدہ لا شریک ہے، ایسی وحدانیت جس کی حقیقت اخلاص پر مبنی ہے اور جس کا مشاہدہ دل کی گہرائی سے ہو تا ہے اور اس کے حقیقی معنی پر غور و فکر کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

التَّفَكُّرُ معقولها، الممتنع من الا بصار رؤيته، ومن الألسن صفتة، ومن الا وها م كیفیتہ، اابتدع الا شياء لامن شيء كان قبلها، وانشاها بلا اختداء امثلة امثلتها، كو نه بقدرته، وذرا هابمشيته من غير حاحة منه الى تكو ينها، ولا فائدة له في تصويرها، الا تثبिता لحكمته، وتنبيهاً على طاعته، واظهاراً لقدرته، تعبداً لبريته و اعزازاً لدعوتہ۔ ثم جعل الثواب على طاعته ووضع العقاب على معصيته، زيادةً لعباده من نعمته وحياسة لهم الى جنته۔

واشهد ان ابی محمدا عبده و رسوله، اختاره قبل ان ارسله، (وسمّاه قبل ان اجتباہ) واصطفاه قبل ان ابتعثه، اذ الخلائق بالغیب مكنونة وبسّر الاهاويل مصونة، وبنهاية العدم مقرونة، علما من الله تعالى بمايل الامور واحاطة بحوادث الدهور ومعرفة بمواقع الامور، ابتعثه الله اتما ماً لامره وعزيمة على امضاء حكمه وانفاذاً لمقادير رحمته فرأى الامم فرقا في ادیانها، عكفاً على نيرانها وعابدةً لاثانها، منكرة لله مع عرفانها ۔

وہ خدا جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جاسکتا، زبان کے ذریعے اس کی تعریف و توصیف نہیں کی جاسکتی، جو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

وہ خدا جس نے ایسی ایسی موجودات خلق کی جن کی اس سے پہلے نہ کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ کوئی مثال، اس نے اپنی مرضی و مشیت سے اس کائنات کو وجود بخشا بغیر اس کے کہ اسے اس کے وجود کی ضرورت ہو، یا اسے اس کا کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔

بلکہ کائنات کو اس نے اس لئے پیدا کیا تاکہ اپنے علم و حکمت کو ثابت کرسکے، اپنی اطاعت کے لئے تیار کرسکے، اپنی طاقت و قدرت کا اظہار کرسکے، بندوں کو اپنی عبادت کی ترغیب دلا سکے اور اپنی دعوت کی اہمیت جتا

سکے؟

اس نے اپنی اطاعت پر جزاء اور نافرمانی پر سزا معین کی ہے، تاکہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے، اور جنت کی طرف لے جائے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدربزرگوار حضرت محمد، اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ان کو پیغمبری پر مبعوث کرنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا، (اور ان کے انتخاب سے پہلے ان کا نام محمد رکھا) اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب کیا، جس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنہاں تھیں، نیست و نابودی کے پردوں میں چھپی تھیں اور عدم کی وادیوں میں تھیں، چونکہ خداوند عالم ہر شے کے مستقبل سے آگاہ، زمانے کے حوادث سے باخبر اور قضا و قدر سے مطلع ہے۔

فانار اللہ بأبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظلمها، وكشف عن القلوب بھمها وجلي عن الابصار عُمها وقام في الناس بالهداية، وفا نقذهم من الغواية وبصرهم من العماية. وهداهم الى الدين القويم، ودعاهم الى الطريق المستقيم۔

ثم قبضه اللہ اليه قبض رافة واختيارور غبة وايتار، فمحمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) من تعب هذه الدار في راحة. قد حُفَّ با لملائكة الابرار، ورضوان الرب الغفار، ومجاورة الملك الجبار۔

صلی اللہ علی ابي نبیہ وامینہ، وخیرتہ من الخلق وصفیہ والسلام علیہ ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مبعوث کیا تاکہ اپنے مقصد کو آگے بڑھائے، اپنے حتمی فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور لوگوں پر اپنی رحمت کو نازل کرے۔

(جب آپ مبعوث ہوئے) تو لوگ مختلف ادیان میں بٹے ہوئے تھے، کفر و الحاد کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں اور آگ کی پرستش کر رہے تھے اور خدا کی شناخت کے بعد بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مقدس سے تاریکی اچھٹ گئیں جہالت و نادانیاں دلوں سے نکل گئیں، حیرتیں و سرگردانیاں آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں، میرے باپ نے لوگوں کی ہدایت کی اور ان کو گمراہی اور ضلالت سے نجات دی، تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آئے اور دین اسلام کی راہ دکھائی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔

اس کے بعد خدا نے اپنے پیغمبر کے اختیار، رغبت اور مہربانی سے ان کی روح قبض کی، اس وقت میرا باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہے اور اس وقت فرشتوں اور رضایت غفار اور ملک جبار کے قرب میں زندگی گزار رہا ہے، خدا کی طرف سے میرے باپ، نبی اور امین خدا، خیر خلق اور صفی خدا پر درود و سلام اور اس کی رحمت ہو۔

ثم التفتت الى اهل المجلس وقالت :

انتم عباد اللہ نصب امرہ ونهیہ، وحملہ دینہ ووحیہ، وامناء اللہ علی انفسکم، وبلغاء ہ الى الامم زعیم حق لہ

فيكم ،وعهد قدّمه اليكم،ونحن بقية استخلفها عليكم كتاب الله الناطق ،والقرآن الصادق ، والنور الساطع،والضياء اللامع ،بيّنة بصائره ،منكشفة سرائره ، منجلية ظواهره ،مغتبطة به اشياعه،قائداً الى الرضوان اتباعه، موذّلي النجاة استماعه،به تنال حجج الله المنوّرة،وعزائمه المفسرة، و محارمه المحذّرة و بيّناته الجالية وبراهينه الكافية، و فضائله المندوبة ورخصه الموهوبه و شرائعه المكتوبة .

فجعل الله الايمان تطهيراً لكم من الشرك، والصلاة تنزيهاً لكم من الكبر،والزكاة تزكية للنفس،ونماءً في الرزق،والصيام تثبيتاً للاخلاص، والحج تشييداً للدين، والعدل تنسيقاً للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة، وإمامتنا أماناً من الفرقة،والجهاد عزّاً للاسلام.

اس کے بعد آپ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا:

تم خدا کے بندے ،امر و نہی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عہدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو ، تم ہی لوگوں کے ذریعے دوسری قوم تک دین اسلام پہنچ رہا ہے، تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدار ہو، اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمہارا کوئی عہد و پیمان ہے؟

حالانکہ ہم بقية الله اور قرآن ناطق ہیں وہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن و منور اور اس کے اسرار ظاہر ہیں ، اس کے پیرو کار سعادت مند ہیں، اس کی پیروی کرنا ،انسان کو جنت کی طرف ہدایت کرتا ہے ،اس کی باتوں کو سننا وسیلہ نجات ہے اور اس کے بابرکت وجود سے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہے اس کے وسیلے سے واجبات و محرمات، مستحبات و مباحات اور قوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خداوند عالم نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نماز کو تکبر سے بچنے کے لئے، زکوٰۃ کو وسعت رزق اور تزکیہ نفس کے لئے، روزہ کو اخلاص کے لئے، حج کو دین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کو نظم زندگی اور دلوں کے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

وذاً لاهل الكفر والنفاق والصبر معونة على استيجاب الاجر ،والامر بالمعروف والنهي عن المنكر مصلحة للعامة،وبرّ الوالدين وقايةً من السخط ،وصلة الارحام منسأة في العمر ومنمأة للعدد والقصاص حقناً للدماء والوفاء بالنذر تعريضاً للمغفرة،وتوفية المكايل والموازين تغييراً للبخس ،والنهي عن شرب الخمر تنزيهاً عن الرجس، واجتناب القذف حجاباً عن اللعنة وترك السرقة إيجاباً للعة وحرّم الله الشرك اخلاصاً له بالربوبية.

<فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون>[1]

واطيعوا الله فيما امركم به ونهاكم عنه .

<انما يخشى الله من عباده العلماء>[2]

ثم قالت : ايها الناس اعلّموا أنّي فاطمة ،وابي محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اقول عوداً وبدواً اُولا اقول ما اقول غلطاً،ولا افعل ما افعل شططاً.

اور ہماری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کو تفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کا سبب قرار دیا، اور صبر کو ثواب کے لئے مددگار مقرر کیا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر عمومی مصلحت کے لئے اور والدین کے ساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کا ذریعہ اور صلہ رحم کو تاخیر موت کا وسیلہ قرار دیا، قصاص اس لئے رکھا تاکہ کسی کو ناحق قتل نہ کرو نیز نذر کو پورا کرنے کو گناہگاروں کی بخشش کا سبب قرار دیا اور پلیدی اور پست حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کو حرام کیا، زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا، چوری نہ کرنے کو عزت و عفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کو حرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ و پرہیز گاری کو اپناؤ اور تمہارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اور اسلام کی حفاظت کرو خدا کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو۔

”اور خدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا (س) نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پہلی اور آخری بات یہی ہے، جو میں کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

<لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حر یص علیکم بالمومنین روف رحیم۔> [3]

فَإِنْ تَعَزَّوْهُ وَتَعَرَّفُوهُ تَجِدُوهُ ابی دُونِ نَسَائِكُمْ، وَآخَابِنِ عَمِّی دُونِ رَجَالِكُمْ وَلِنَعْمَ الْمَعَزَّى إِلَیْهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔

فَبَلَّغِ الرِّسَالَةَ صَادِعًا بِالنَّذَارَةِ، مَائِلًا عَنِ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ ضَارِبًا ثَبَجَهُمْ، آخِذًا بِأُكْظَامِهِمْ دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ يَجِفُّ الْأَصْنَامُ وَيَنْكَثُ الْهَامُ حَتَّىٰ يَنْهَزِمَ الْجَمْعُ وَيُلَوِّا الدَّبَرَ حَتَّىٰ تَفْرَى اللَّيْلُ عَنْ صَبْحِهِ وَأَسْفِرَ الْحَقُّ عَنْ مُحْضِهِ وَنَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ وَخَرَسَتْ شَقَاشِقُ الشَّيَاطِينِ وَطَاحَ وَشِيظُ النِّفَاقِ وَانْحَلَّتْ عَقْدُ الْكُفْرِ وَالشَّقَاقِ وَفَهْتُمْ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي نَفَرٍ مِنَ الْبَيْضِ الْخَمَاصِ ۔

وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حَفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مَذْقَةُ الشَّارِبِ وَ نُهْزَةُ الطَّامِعِ وَقِبْصَةُ الْعَجَلَانِ وَ مَوْطَى الْأَقْدَامِ تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ وَتَقْتَاتُونَ الْقَدَّ أَذْلَةً خَاسِيَةً تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمْ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ۔

”خدا نے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمہاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اور مومنین کے حق میں دل سوز و غفو رو رحیم تھے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ، میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرایا، اور شرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پر شمشیرِ عدالت رکھی اور حق دہانے والوں کا گلابادیا تاکہ شرک سے پرہیز کریں اور توحید و عدالت کو قبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خدا کی طرف دعوت دی، بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کو کچل دیا، کفار نے شکست کھائی اور منہ پھیر کر بھاگے، کفر کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور حق مکمل طور سے واضح ہو گیا، دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے، نفاق کے پیروکار ہلاکت و سرگردانی کے قہر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شہادت زبان پر جاری کر کے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہو گئے، درحالیہ کہ تم دوزخ کے دہانے پر اس حالت میں کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھوکے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمہارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھا جو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

فانقذکم اللہ تبارک وتعالیٰ بابی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بعد اللتیا والتی، و بعد ان منی ببہم الرجال وذوبان العرب ومردة اهل الكتاب <کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها اللہ> [4]

او نجم قرن الشيطان، او فغرت فاعرة من المشركين قذف اخاه علياً في لهواتها، فلا ينكفيء حتى يطاء جناحها باخمصه، ويخمد لهبها بسيفه مكدودا في ذات اللہ، مجتهداً في امر اللہ قريباً من رسول اللہ، سيداً في اولياء اللہ، مشمراً ناصحاً، مجدداً كادحاً لاتاخذه في اللہ لومة لائم وانتم في رفا هية من العيش وادعون فاكهون، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوكلون الاخبار، وتتكصون عند النزال، وتفرون من القتال۔

تم قبائل کے نجس پنجوں کی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے، اور دوسروں کے نزدیک ذلیل و خوار تھے اور اردگرد کے قبائل سے ہمیشہ براساں تھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفیٰ (ص) کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی، تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑنے نما افراد اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا ”لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑکا تے تھے خدا اسے خاموش کر دیتا تھا“ اور جب کوئی شیاطین میں سے سر اٹھاتا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی زبان کھولتا تھا تو حضرت محمد اپنے بھائی (علی) کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اور علی (ع) اپنی طاقت و توانائی سے ان کو نیست و نابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے رہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے، رسول اللہ (ص) کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہمیشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میں آرام کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارتے تھے، (اور ہمارے لئے کسی بری) خبر کے منتظر رہتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے

فرار ہوجایا کرتے تھے ۔

فلما اختار الله لنبیہ دار انبیائہ وماوی اصفیائہ، ظهرت فیکم حسیکۃ النفاق، وسمل جلیاب الدین، ونطق کاظم الغاویں، ونبغ حامل الاقلین، وهدر فنیق المبطلین، فخطر فی عرصاتکم، واطلع الشیطان راسه من مغرزه هاتفا بکم، فالفاکم لدعوتہ مستجیبین، وللعزة فیہ ملاحظین، ثم استنهضکم فوجدکم خفافا واحمشکم فالفاکم غضابا، فوسمتم غیر ابلکم، واوردتم غیر مشربکم، هذا والعهد قریب، والكلم رحیب، والجرح لما یندمل، والرسول لما یقبر، ابتداراً زعمتم خوف الفتنة۔[5]

فہیہات منکم وکیف بکم وانی تو فکون، و هذا کتاب اللہ بین اظہرکم، اُمورہ ظاہرہ، واحکامہ زاہرہ، واعلامہ باہرہ وزاجرہ لائحہ واوامرہ واضحہ قد خلفتموہ وراء ظہورکم ارغبة عنہ تریدون؟ ام بغیرہ تحکمون؟ >بئس للظالمین بدلا <[6]

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کرلیا، تو تمہارے اندر کینہ اور نفاق ظاہر ہو گیا، لباس دین کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منہ گھل گئے، پست لوگوں نے سر اٹھالیا، باطل کا اونٹ بولنے لگا اور تمہارے اندر اپنی دم ہلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آگئے اس نے تمہیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہو گئے وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بنا کر اس جگہ بٹھا دیا جس کا وہ حق دار نہ تھا، حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے، زخموں کے شکاف بھرے نہیں تھے، ابھی پیغمبر (ص) کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا "لیکن خبردار رہو کہ تم فتنہ میں داخل ہوچکے ہو اور دوزخ نے کافروں کا احاطہ کرلیا ہے۔"

افسوس تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم نے کونسی ڈگر اختیار کرلی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اور اس کے احکام واضح اور اس کے امر و نہی ظاہر ہیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیار کرنا چاہتے ہو؟ یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟ "ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے"

>"ومن یتبغ غیرالاسلام دینا فلن یقبل منہ وهو فی الآخرة من الخاسرین۔<[7]

ثم لم تلبثوا الا ریث ان تسکن نفرتہا، ویسلس قیادہا، ثم اخذتم تورون وقدتها وتہیجون جمرتہا، وتستجیبون لہتاف الشیطان الغوی واطفاء انوار الدین الجلی وإہمال سنن النبی الصفی، تشریون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاہلہ وولدہ فی الخمرۃ والضراء، ویصیر منکم علی مثل حزّ المدی، ووُخز السنان فی الحشاء۔

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لی من ابی۔ > افحکم الجاہلیۃ تبغون ومن احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون <[8]

افلا تعلمون! بلی قد تجلی لکم کا الشمس الضاحیۃ انی ابنتہ۔

اَیَّہا المسلمون! اُغلب علی ارثی۔؟

” جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیار کریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔“

تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبر نہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہو جائے اور اسکی قیادت آسان ہو جائے (تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ہاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اورشیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کو خاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ،تم ظاہر کچھ کرتے ہو لیکن تمہارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمہارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اور نیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیں ہے،؟! ” کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو !!؟

” کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بہتر کون ہو گا۔“

کیا تم نہیں جانتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ میں رسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہوں (اور تم میری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر میرے ارث پر قبضہ جمالو۔)

یا ابن ابی قحافۃ اُفی کتاب اللہ ترث اباک ولا ارث ابی ؟ <لقد جئت شیئا فریا>

افعلیٰ عمدٍ ترکتم کتاب اللہ ونبذتموہ وراء ظہور کم اذیقول: <وورث سلیمانُ داودَ >[9]

وقال فیماقتص من خبریحییٰ بن زکریا علیہ السلام اذ قال: <ربِّ ہب لی من لدنک ولیاًیرثنی ویرث من آل یعقوب >[10]

وقال: <واولوالارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ > [11]

وقال: <یو صیکم اللہ فی اولادکم للذکرمثل حظ الانثیین > [12]

وقال: <ان تر ک خیرا الوصیۃ للوالدین والا قربین با لمعروف حقاعلی المتقین>[13]

اے ابن ابی قحافہ ! کیا یہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ اور ہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رہیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب و غریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے باوجود قرآن کے دامن کو چھوڑ دیا ، اس کو پس پشت ڈال دیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث

”لیا، اور جناب یحٰی بن زکریا کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

”بارِ الٰہا ! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ” اور صاحبانِ قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ”خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے“

نیز خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

وزعمتم ان لا حَظَّوۃَ لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اُفْخَصَّکُمُ اللّٰہُ بِآیۃٍ اُخْرِجَ ابی مِنْہَا ؟ ام هل تقولون ان اهل ملتین لا یتوارثان؟ اولست انا وابی من اهل ملة واحدة؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومه من ابی وابن عمی ؟

فدونکھا مخطوۃ مر حو لة ، تكون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ، فنعم الحکم اللّٰہ، و نعم الزعیم محمد(صلی اللّٰہ علیہ آلہ وسلم) والموعد القیامة وعند الساعة یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون >ولکل نبامستقر <[14]

>وسوف تعلمون من یتاہ عذاب یشزہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم<[15]

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوند عالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوں سے مخصوص کر دیا ہے؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کر دیا ہے؟ یا تم کہتے ہو کہ میرا اور میرے باپ کا دو الگ الگ ملتوں سے تعلق ہے؟ لہذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیا تم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوہر نامدار سے زیادہ قرآن کے معنی و مفہیم، عموم و خصوص اور محکم و متشابہات کو جانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کر لیا ہے اور اس کو آمادہ کر لیا ہے جو قبر میں تمہارے ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بہترین حاکم ہوگا اور محمد بہترین زعیم، ہمارے تمہارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمہارا نقصان اور گھاٹا آشکار ہو جائے گا اور پشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی، ” ہر چیز کے لئے ایک دن معین ہے۔ “ - ” عنقریب ہی تم جان لو گے کہ عذاب الہی کتنا رسوا کنندہ ہے؟ اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں۔ “

ثم رمت بطرفها نحو الانصار فقالت: يا معشر (النقيية) واعضاد الملة وحضنة الاسلام، ما هذه الغميمة في حقى، والسنة عن ظلامتى؟

اما كان رسول الله صلى الله عليه واله ابي يقول: "المرء يحفظ في ولده" سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة، ولكم طاقة بما احاول وقوة على ما اطلب واُزاول -

اُتقولون: مات محمد (ص)، فخطب جليل، استوسع وبه، واستنهر فتقه، و انفتق رتقه، واظلمت الارض لغيبته وكسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصيبته، واكدت الآمال، وخشعت الجبال، وأُضيع الحريم، وازيلت الحرمة عند مماته -

فتلك والله النازلة الكبرى والمصيبة العظمى، لامثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها كتاب الله جل ثناؤه في افئيتكم وفى ممساكم ومصبحكم يهتف فى افئيتكم هتافا وصراخا وتلاوة والحنانا، ولقبله ما حلّ بانبياء الله ورسله حكم فصل وقضاء حتم -

انصار سے خطاب

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو! اور اسلام کے قلعوں، میرے حق کو ثابت کرنے میں کیوں سستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم وستم ہو رہا ہے اس سے کیوں غفلت سے کام لے رہے ہو؟! کیا میرے باپ نے نہیں فرمایا تھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے (یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام بھی ہوتا ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کر دیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وھوس کے شکار ہو گئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعویٰ کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے! (اور ان کا کام تمام ہو گیا) یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جا رہا ہے اور خلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے سے زمین تاریک ہو گئی اور شمس و قمر بے رونق ہو گئے، ستارے مدھم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں، پہاڑوں میں زلزلہ آگیا اور وہ پاش پاش ہو گئے ہیں، حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

حوما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرّسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين [16]

اَيُّهَا بَنِي قَيْلِه ! اُءِضْم تَرَاث اَبِي؟ و انتم بمرای مَتّی و مسمع، ومنتدی و مجمع تلبسکم الدعوة و تشملکم الخُبرة و انتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة، و عندکم السلاح والجُنّة تو ا فيکم الدعوة فلا تجیبون ، و تاتيکم الصرخة فلا تغیبون و انتم موصوفون بالكفاح، معروفون بالخير والصلاح، والنخبة التي انتخبت والخيرة التي اختيرت لنا اهل البيت -

قاتلتم العرب، و تحملتم الکدّ والتعب، و ناطحتم الامم و کافحتم البُهم، لا نبرح ولا تبرحون، نامرکم فتاتمرون، حتی اذا دارت بنا رحي الاسلام و درّ حلب الایام، و خضعت نعرة الشکر، و سکنّت فورة الافک و خدمت نيران الکفر، و هدأت دعوة الهرج، و استوسق نظام الدين -

خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح و شام تلاوت کی آواز بلند ہو رہی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رہی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں (جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

”اور محمد(ص) صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاو گے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، خدا شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔“

اے فرزند ان قیلہ (اوس و خزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں حاضر بھی ہو اور میری آواز تم تک پہنچ بھی رہی ہے اور تم واقعہ سے با خبر بھی ہو، تمہاری تعداد زیادہ ہے، تمہارے پاس طاقت و اسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رہی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے، میری فریاد کو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بہادری میں معروف اور نیکی سے موصوف اور خود نخبہ ہو، تم ہی ہم اہلبیت (ع) کے لئے منتخب ہوئے، تم نے عربوں کے ساتھ جنگیں لڑیں، سختیوں کو برداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماؤں سے زور آزمائی کی، جب ہم

فائِی حُرّتم بعد البیان و اسررتم بعد الاعلان و نکصتم بعد الاقدام و اشركتم بعد الایمان بوساً لقوم نکثوا؟

>الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانہم و هموا باخراج الرسول و هم بدأؤکم اول مرة اتخسونہم فاللہ احق ان تخشوه ان کنتم مؤمنین <[17]

اَلا و قد اری ان قد اخلدتم الی الخفض، و ابعدتم من هو احقّ بالبسط والقبض، و رکنتم الی الدعة، و نجوتم من الضیق بالسعة فمجتّم ما وعیتم، و دسعتم الذی تسوغتم۔

>فان تکفروا اَنتم و من فی الارض جمیعاً فان اللہ لغنی حمید<[18]

قیام کرتے تھے تو تم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اور تم اطاعت کرتے تھے۔

یہاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئے، مشرکین کے سر جھک گئے، ان کا جھوٹا وقار

و جوش ختم ہو گیا، اور کفر کے آتش کدے خاموش ہو گئے ، شورش اور شور و غل ختم ہو گیا اور دین کا نظام مستحکم ہو گیا۔

اے گروہ انصار: متحیر ہو کر کہاں جارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیوں چھپاتے ہو، اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اور ایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

” بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شہر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو، حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہیں صرف خدا سے ڈرنا چاہئے۔“

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کر دیا اور تم گوشہ نشینی اختیار کر کے عیش و عشرت میں مشغول ہو، زندگی کے وسیع و عریض میدان سے فرار کر کے راحت طلبی کے تنگ و تار ماحول میں پھنس گئے ہو، جو کچھ تمہارے اندر تھا اسے ظاہر کر دیا اور جو پی چکے تھے اسے اگل دیا، ”لیکن آگاہ رہو اگر تم زمین پر آباد تمام انسان کافر ہو جائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے۔“

ألا و قد قلت ما قلت على معرفة منى بالخذلة التي خامرتكم والغدره التي استشعرتها قلوبكم ، و لكنها فيضة النفس ، ونفثة الغيظ (الغيظ) و خور القنا وبتة الصدر وتقدمة الحجة ـ

فدونكموها فاحتقبوها دبرة الظهر نقبة الخف ، باقية العار، موسومة بغضب الله وشار الابد ، موصولة بنار الله الموقدة التي تطلع على الافئدة ـ فبعين الله ماتفعلون > وسيعلم الذين ظلموا اىّ منقلب ينقلبونـ< [19]

وانا ابنة نذير لكم بين يدي عذاب شديد ، فاعلموا > انا عاملون وانتظروا انا منتظرون< [20][21]

اے لوگو! جو کچھ مجھے کہنا چاہئے تھا سو کہہ دیا، چونکہ میں جانتی ہوں کہ تم میری مدد نہیں کرو گے، تم لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کر دیا تاکہ تم پر حجت تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑ رکھو، لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں اور اس ”فعل“ کی رسوائیاں اور ذلتیں ہمیشہ تمہارے دامن گیر رہیں گی۔

خدا اپنا غیظ و غضب زیادہ کریگا اور اس کی سزا جہنم ہوگی، ”خدا تمہارے کردار سے آگاہ ہے بہت جلد ستمگار اپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے“

اے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا، اب جو کچھ تم لوگ کر سکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لیں گے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظر ہیں۔ [22]

[1] سورہ آل عمران آیت ۱۰۲

[2] سورہ فاطر-آیت ۲۸

[3] سورة توبه آيت ١٢٨

[4] سورة مائده آيت ٦٢

[5] >ألا في الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكافرين.< (سورة توبه ٢٩)

[6] سورة كهف آيت ٥٠

[7] سورة آل عمران آيت ٨٥

[8] سورة مائده آيت ٥٠

[9] سورة نمل، آيت ١٦

[10] سورة مريم، آيت ٢ و٦

[11] سورة انفال، آيت ٤٥

[12] سورة نساء، آيت

[13] سورة بقره، آيت ١٨٠

[14] سورة انعام، آيت ٦٤

[15] سورة بود آيت ٣٩

[16] سورة آل عمران آيت ١٢٢.

[17] سورة توبه، آيت ١٢

[18] سورة ابراهيم، آيت ٨

[19] سورة شعراء آيت ٢٢٤

[20] سورة بود، آيت ١٢١ و١٢٢

[21] احتجاج شيخ طبرسي، ص ٤٩؛ دلائل الامامة، ص ٣٠؛ كشف الغم، ج ١، ص ١٨٠؛ بحار الانوار، ج ٢٩، ص ٢٣٠؛ شرح نهج البلاغه، ابن ابى الحديد، ج ١٦، ص ٢١١.

[22] احتجاج شيخ طبرسي، ص ٤٩؛ دلائل الامامة، ص ٣٠؛ كشف الغم، ج ١، ص ١٨٠؛ بحار الانوار، ج ٢٩، ص ٢٣٠؛ شرح نهج البلاغه، ابن ابى الحديد، ج ١٦، ص ٢١١.

یہ خطبہ شیعہ اور اہل سنت کی متعدد کتابوں میں ذکر ہے ۔

بلاغات النساء، تألیف أحمد بن طیفور متوفی ۲۸۰ ہجری ۔۔

السقیفہ و فدک ، تألیف أحمد بن عبدالعزيز جوہری أحمد بن متوفی ۳۲۳ ہجری۔

مقاتل الطالبیین ، تألیف علی بن الحسین ، معروف بہ ابوالفرج اصفہانی ، متوفای ۳۵۶ ہجری